129913 ـ كيا نماز مغرب پہلے ادا كى جائے يا كھانا پہلے كھايا جائے ؟

سوال

مسلمان شخص كيسے افطارى كرے، كيونكہ بہت سارے لوگ كھانے ميں مشغول ہوتے ہيں اور نماز كا وقت گزر جاتا ہے اور جب آپ ان سے دريافت كريں تو وہ كہتے ہيں كہ كھانے كى موجودگى ميں نماز نہيں ہوتى.
كيا اس قول سے استدلال جائز ہے، كيونكہ مغرب كا وقت كم ہوتا ہے، برائے مہربانى يہ بتائيں كہ ميں كيا كروں ؟
كيا كھجور كے ساتھ افطارى كر كے نماز مغرب كے ليے چلا جاؤں اور بعد ميں آ كر كھانا كھاؤں، يا كہ پہلے كھانا مكمل كروں اور بعد ميں نماز ادا كر لوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سنت يہى ہے كہ انسان افطارى جلدى كرے، جب سورج غروب ہو جائے تو وہ افطارى كر لے كيونكہ حديث ميں وارد ہے كہ:

" جب تك لوگ افطارى ميں جلدى كرتے رہيں گے ان ميں خير و بھلائى رہے گى "

اور ايك حديث ميں ہے:

" اللہ كے ہاں سب سے زيادہ محبوب بندے وہ ہے ہيں افطارى ميں جلدى كرتے ہيں "

روزے دار كے حق ميں زيادہ بہتر يہى ہے كہ وہ كھجور كے ساتھ افطارى كر كے نماز مغرب ادا كرے اور كھانا بعد ميں كھائے تا كہ افطارى جلد كرنے اور نماز مغرب اول وقت ميں ادا كرنے كى سنت جمع كر كے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا اور پيروى كر سكے.

رہى يہ حديث كہ:

" كھانے كى موجودگى ميں نماز نہيں ہوتى، اور دو خبيث اشياء (پيشاب اور پاخانہ) كو روك كر ركھنے كى حالت ميں نماز نہيں ہوتى "

اور حديث:

" جب رات کا کھانا حاضر ہو جائے تو پہلے رات کا کھانا کھاؤ "

اور اس معنی میں جو وارد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ:

جس کے سامنے کھانا پیش کر دیا جائے یا وہ کھانے میں حاضر ہو جائے تو وہ نماز سے قبل کھانا کھا لے تا کہ وہ نماز کے لیے آئے تو اس کا دل کھانے کی طرف نہ ہو اور وہ کھانے سے فارغ ہو چکا ہو، اور پورے خشوع کے ساتھ نماز کرے.

لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ نماز سے قبل کھانا طلب کرے یا پھر کھانے میں حاضر ہو جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے نماز باجماعت رہ جائیگی، اور اول وقت میں نماز ادا نہیں کر سکے گا.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

مستقل فتوی اینڈ علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.